کرنا چاہیے؟

ج: قرآن پاک میں جن معاملات کا سن بلوغت سے تعلق ہے، ان کو اس قدر وہ بچہ سمجھ سکتا ہے جس قدر بچے کو سمجھانا مقصود ہوتا ہے اور جو ترجمے کو سمجھنے کی عمر کو پہنچ چکا ہو۔ قرآن پاک ایسی زبان استعمال نہیں کرتا جس کو سمجھنے کے لیے بلوغت ضروری ہو۔ جنس سے متعلق آیات میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کو پڑھنے سے بچوں پر منفی اثرات پڑتے ہوں۔ فلسفہ اور چیز ہے اور تجربہ دوسری چیز۔ تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ قرآن پاک کے پڑھنے سے منفی اثرات کبھی بھی نہیں پڑے۔ اس لیے قرآن پاک ہر عمر کے بچے کے سمجھنے کے لیے مناسب ہے۔ اس لیے آپ بچوں کو ترجمہ پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ (ع - م)

تنسیخ نکاح کا مسئلہ

س: ہمارے محلے کے لڑکے کا نکاح یہاں سے ستر کلومیٹر دور، اس کی خالہ زاد بہن کی بیٹی سے ہوا۔ نکاح کے علاوہ خیر سگالی کے طور پر کپڑے اور سامان خورد و نوش بھی لڑکی والوں کو دیا گیا۔ بعد ازاں لڑکی والوں نے وٹہ کے طور پر رشتہ اور خاصی رقم کا مطالبہ کر دیا۔ جب لڑکے والوں نے مطالبات پورے نہ کیے تو لڑکی کے والدین نے تنسیخ نکاح کا دعویٰ قریبی عدالت میں، اس حالت میں دائر کر دیا کہ ابھی رخصتی عمل میں نہیں آئی تھی۔ عدالت نے بذریعہ نوٹس لڑکے کو طلب کیا۔ لڑکا اس خیال سے عدالت میں نہ گیا کہ اس طرح تعلقات میں مزید خرابی آئے گی۔ اب پتا نہیں عدالت نے کیا دلیل قائم کی کہ تنسیخ نکاح کا فیصلہ سنا دیا اور لڑکی کسی اور جگہ بیاہ دی گئی۔ کیا واقعی نکاح منسوخ ہو گیا ہے یا عدالت کو معاملات پر غور کا موقع نہیں مل سکا؟ شریعت اسلامی بالخصوص فقہ حنفی کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

ج: نکاح کو فسخ کرنے کی شریعت میں شرائط ہیں۔ اگر کوئی عدالت ان کو نظرانداز کر کے نکاح فسخ کرے گی تو نکاح فسخ نہیں ہو گا۔ اس لیے ایسی صورت میں دوسری جگہ نکاح کرنے کے لیے شوہر سے طلاق حاصل کرنی چاہیے۔ لڑکے کو عدالت میں حاضری دینا چاہیے تھی۔ اس نے عام بلاوے پر حاضری نہیں دی تھی تو اسے وارنٹ کے ذریعے بلایا جانا چاہیے تھا اور جواب دعویٰ سننے کے بعد تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کی جانی چاہیے تھی۔ اب لڑکے کو چاہیے کہ بالائی مجاز عدالت میں اپیل دائر کرے، یا وفاقی شرعی عدالت میں جج کے فیصلے کو غیر شرعی قرار دینے کی درخواست دے۔ نیز ساری تفصیلی صورت حال لکھ کر اور جج صاحب کے فیصلے کی نقل کو اس کے ساتھ منسلک کر کے علما سے بھی استفسار کرے۔ واللہ اعلم! (ع - م)